Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۴/۳۹ | بدھ ۲۸ رجب ۱۴۰۹ھ، ۸ امان ۱۳۶۸ہش، ۸ مارچ ۱۹۸۹ء | نمبر ۵۷

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"دنیا میں لوگ حکام یا دوسرے لوگوں سے کسی قسم کا نفع اٹھانے کی ایک خیالی امید پر اُن کو خوش کرنے کے واسطے کس کس قسم کی خوشامد کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ ادنیٰ ادنیٰ درجہ کے اردلیوں اور خدمت گاروں تک کو خوش کرنا پڑتا ہے۔ حالانکہ اگر وہ حاکم راضی اور خوش بھی ہو جاوے تو اس سے صرف چند روز تک یا کسی موقعہ مخصوص پر نفع پہنچنے کی امید ہو سکتی ہے۔ اس خیالی امید پر انسان اس کے خدمتگاروں کی ایسی خوشامدیں کرتا ہے کہ میں تو ایسی خوشامدوں کے تصوّر سے بھی کانپ اٹھتا ہوں اور میرا دل ایک رنج سے بھر جاتا ہے کہ نادان انسان اپنے جیسے انسان کی ایک وہمی اور خیالی امید پر اسقدر خوشامد کرتا ہے مگر اس معطی حقیقی کی جس نے بدوں کسی معاوضہ کے اور التجا کے اس پر بے انتہاء فضل کئے ہیں۔ ذرا بھی پرواہ نہیں کرتا۔ حالانکہ اگر وہ انسان اُس کو نفع پہنچانا بھی چاہے تو کیا؟ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ کوئی نفع خدا تعالیٰ کے بدوں پہنچ ہی نہیں سکتا ممکن ہے کہ اس سے پیشتر کہ وہ نفع اٹھائے نفع پہنچانے والا یا خود یہ اس دنیا سے اُٹھ جائے یا کسی ایسی خطرناک مرض میں مبتلا ہو جائے کہ کوئی حظ اور فائدہ ذاتی اس سے اٹھا نہ سکے۔ غرض اصل بات یہی ہے کہ جب تک اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم انسان کے شاملِ حال نہ ہو انسان کسی سے کوئی فائدہ اٹھا ہی نہیں سکتا۔ پھر جبکہ حقیقی نفع رساں اللہ تعالیٰ ہی کی ذات ہے پھر کس قدر بے حیائی ہے کہ انسان غیروں کے دروازے پر ناک رگڑتا پھرے۔ ایک خداترس مومن کی غیرت تقاضا نہیں کرتی کہ وہ اپنے جیسے انسان کی ایسی خوشامد کرے جو اس کا حق نہیں ہے۔ متّقی کے لیے خود اللہ تعالیٰ ہر ایک قسم کی راہیں نکال دیتا ہے۔ اس کو ایسی جگہ سے رزق ملتا ہے کہ کسی دوسرے کو علم بھی نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ خود اس کا ولی اور مربّی ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے بندے جو دین کو دنیا پر مقدم کر لیتے ہیں۔ ان کے ساتھ وہ رأفت اور محبّت کرتا ہے۔"

مَیں التزاماً چند دعائیں ہر روز مانگا کرتا ہوں۔

اوّل: اپنے نفس کیلئے دعا مانگتا ہوں کہ خدا مجھ سے وہ کام لے جس سے اسکی عزت وجلال ظاہر ہو اور اپنی رضا کی پوری توفیق عطا کرے۔

دوم: پھر اپنے گھر کے لوگوں کیلئے دعا مانگتا ہوں کہ اُن سے قُرّۃ العین اولاد عطا ہو اور اللہ تعالیٰ کی مرضیّات کی راہ پر چلیں۔

سوم: پھر اپنے بچوں کیلئے دعا مانگتا ہوں کہ یہ سب دین کے خدّام بنیں۔

چہارم: اپنے مخلص دوستوں کیلئے نام بنام۔

پنجم: اور پھر اُن سب کیلئے جو اس سلسلہ سے وابستہ ہیں۔ خواہ ہم انہیں جانتے ہیں یا نہیں جانتے۔"

"اگر خدا تعالیٰ مجھے اختیار دے کہ خلوت اور جلوت میں سے تو کس کو پسند کرتا ہے تو اس پاک ذات کی قسم ہے کہ میں خلوت کو اختیار کروں مجھے تو کشاں کشاں میدانِ عالم میں انہوں نے نکالا ہے۔ جو لذّت مجھے خلوت میں آتی ہے اس سے بجز خدا تعالیٰ کے کون واقف ہے۔

اخبار احمدیہ

ربوہ ۷ مارچ۔ محترم نواب منصور احمد خان صاحب وکیل التبشیر تحریک جدید کی ہمشیرہ اور محترم ملک خالد احمد ظفر سابق پرنسپل احمدیہ سیکنڈری سکول عمائشہ نائیجیریا کی اہلیہ محترمہ امۃ الواسع رعنا صاحبہ کو آج سہ پہر بہشتی مقبرہ میں سپردِ خاک کر دیا گیا انکی عمر ۷۳ سال تھی۔ موصوفہ حضرت نواب مسعود احمد خان صاحب کی صاحبزادی اور حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی پوتی تھیں۔ انہوں نے اپنے پیچھے تین بچے، دو بچیاں اور ایک بیٹا چھوڑا ہے۔ موصوفہ کی نماز جنازہ آج بعد نماز عصر بیت المبارک میں محترم سید محمود احمد صاحب ناصر پرنسپل جامعہ احمدیہ و وکیل التصنیف تحریک جدید نے پڑھائی۔ جس میں اہلِ ربوہ کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ بعدہٗ بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ جہاں قبر تیار ہونے پر محترم میر مسعود احمد صاحب وکیل صد سالہ جوبلی نے دعا کرائی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ موصوفہ کو اپنی رحمت سے نوازے، اپنے فضلوں کے سائے میں جگہ دے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے۔

• محترم مولوی صالح محمد صاحب واقفِ زندگی جنہوں نے ایک لمبے عرصہ تک غانا میں باہر مشنری کے طور پر کام کیا ہوا ہے۔ کچھ عرصہ سے علیل ہیں۔ پہلے چکر آتے تھے اب فالج کا بھی حملہ ہو گیا ہے۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔

• ساہیوال سے مکرم چوہدری عبدالرحیم صاحب مجاہد نے بذریعہ خط اطلاع دی ہے کہ ان کے بیٹے اسیرِ راہ مولیٰ عزیز عبدالقدیر صاحب ان دنوں تیز بخار اور چھاتی میں درد اور کھانسی کی وجہ سے بیمار ہیں۔ اسی طرح ہمارے ایک دوسرے اسیرِ راہِ مولا بزرگ مکرم ملک محمد دین صاحب بھی بخار اور گلے میں خرابی کی وجہ سے بیمار ہیں۔ نیز خود مکرم چوہدری عبدالرحیم مجاہد صاحب عنقریب اپنی دائیں آنکھ کے اپریشن کے لیے لاہور جانے والے ہیں۔

احباب ان اسیرانِ راہِ مولیٰ اور مکرم مجاہد صاحب کو ان کی صحتِ کاملہ و عاجلہ اور شفایابی کے لیے خصوصی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ شکریہ

محمد شفیع اشرف۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی ربوہ قیمت: ایک روپیہ پچاس پیسے

۸ر امان ۱۳۶۸ ہش　　۸ر مارچ ۱۹۸۹ء

دیکھنے اور سُننے والا خُدا

خدا ہے۔ کہنے کو تو انسان بڑی آسانی سے یہ کہہ لیتا ہے کہ خدا ہے۔ لیکن جب تک اس کے دل میں یقین نہ پیدا ہو۔ اور یقین بھی اس حد تک کہ وہ خوب جان لے کہ خدا اسے ہر وقت اور ہر جگہ دیکھتا ہے۔ اور کوئی بات ایسی نہیں جو وہ اس سے چھپا سکے تو خدا کے (؟) وجود کا اقرار بے معنی ہو جاتا ہے۔ خدا کے وجود کا اقرار تو حقیقی معنوں میں اس وقت اقرار کیا جا سکتا ہے جب ہم اس کی صفات کا بھی اقرار کریں۔ ساری صفات کا علم نہ بھی ہو اتنا تو ہم ضرور جانیں کہ وہ نیکی کو پسند کرتا ہے اور بُرائی کو ناپسند اور نیکی کی جزا دیتا ہے اور بُرائی کی سزا۔ اگر ہم خدا کے وجود کے اقرار کے ساتھ اس صفت کا بھی اقرار کریں تو ہماری زندگی گناہوں کے ارتکاب سے بچ سکتی ہے اور نیکیوں کی طرف اس کا میلان بڑھ سکتا ہے۔ اور یہی وہ بات ہے جو ہمیں بھی صحیح راستے پر رکھ سکتی ہے۔ اور معاشرہ کو بھی بہتر بنا سکتی ہے۔

قیامت پر ایمان لانا بھی اسی لئے ضروری ہے کہ ایک تو یہ کہ قیامت ایک حقیقت ہے اور انسان حقیقت کا انکار کر کے راہ راست پر نہیں رہ سکتا اور دوسرے اس لئے کہ اگر جزا سزا کا تصور نہ ہو تو نہ نیکی پھلے پھولے گی اور نہ بُرائی کا خاتمہ ہوگا۔ بعض لوگ خدا کے وجود کے تو قائل ہیں لیکن اس طرح کہ اب وہ اس دنیا سے الگ تھلگ ہو کے بیٹھ گیا ہے۔ نہ دیکھتا ہے نہ سُنتا ہے۔ نہ جزا دیتا ہے نہ سزا دیتا ہے۔ نہ نیکی کی طرف کسی کو کھینچتا ہے نہ برائی سے کسی کو روکتا ہے۔ ایسا خدا ہوا بھی تو کیا۔ چلو نیکی کی طرف نہیں کھینچتا تو نہ سہی اور برائی سے نہیں روکتا تو وہ بھی نہ سہی لیکن نیکی کی جزا تو دے اور بُرائی کی سزا بھی۔ جب تک ایسے خدا پر ایمان پختہ نہیں ہوگا اس وقت تک خدا تعالیٰ پر ایمان کی افادیت سے انسان محروم رہے گا اور اس کے اعمال جیسے کیسے بھی ہوں گے ان کا کوئی معیار قائم نہیں کیا جا سکے گا۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں انسانی جذبات پر انسان کو اسی وقت کامل فتح مل سکتی ہے اور شیطان اور اس کی ذریت کی شکست کا وہی وقت ہو سکتا ہے جب انسان کے دل پر ایک درخشاں یقین نازل ہو کہ خدا ہے اور اس کی پاک صفات کے صریح خلاف ہے کہ کوئی گناہ کرے اور گنہگاروں پر اس کا غضب بھڑکتا ہے اور پاکبازوں کو اس کے فضل و رحمت ہر بلا سے نجات دیتے ہیں۔

ہم نے کی ہے ابتداء ہم انتہا تک جائیں گے
ہم فضاؤں میں اڑیں گے اور خلا تک جائیں گے
وہ ہمیں کہنے نہیں دیتے جو کہنا ہے ہمیں
اس قضیئے کے لئے ہم تو خدا تک جائیں گے

ابو الاقبال

پوشیدہ وہ دل میں مرے ارماں کی طرح ہے
میں جان تو وہ میری رگِ جاں کی طرح ہے

مَیں پھول اگر ہوں تو وہ نکہت ہے سراسر
گلشن ہوں میں، وہ جانِ گلستاں کی طرح ہے

میں خاک سرِ رہ خس و خاشاک کی مانند
وہ جانِ چمن سنبل و ریحاں کی طرح ہے

تاریکی ہوں میں، اور وہ نورِ سحر افروز
میں شام تو وہ صبح درخشاں کی طرح ہے

میں ذرّہ ناچیز و سزاوار حقارت
وہ بیش بہا لعل بدخشاں کی طرح ہے

لاریب اُسی نور سے روشن ہیں مہ و مہر
ہے کون جو اُس نیّرِ تاباں کی طرح ہے

ہاں محفلِ امکاں میں اُجالا ہے اُسی سے
اس بزم میں وہ شمع شبستاں کی طرح ہے

اس گلشن عالم میں یہ رونق ہے اُسی سے
چھایا ہوا وہ ابرِ بہاراں کی طرح ہے

ہے بحر کمالات سلیمؔ سخن آراء
محفل میں مگر ایک غزل خواں کی طرح ہے

سلیمؔ شاہجہان پوری

صدرانِ لجنات متوجہ ہوں

گزشتہ سال کی نسبت اس سال لجنہ اماء اللہ کے لازمی چندوں میں کمی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدی بہنیں بہت قربانی کرنے والی ہیں۔ ہر لجنہ کو جو نادہندہ ہے لکھا جا چکا ہے تمام وہ لجنات جن کی طرف سے اکتوبر ۸۸ء سے جنوری ۱۹۸۹ء تک چندہ نہیں آیا فوری طور پر چندہ ممبری لجنہ چندہ ناصرات اور سالانہ اجتماع کا چندہ بھجوائیں۔ ممبری اور ناصرات کا چندہ بجٹ سے بہت کم آیا ہے۔ سیکرٹریان مال اور صدریں اس طرف خصوصی توجہ دیں۔ اس سال بہت سے کام کرنے ہیں ان کے کرنے میں روک نہ بن جائے۔ ضلعی صدران کوشش کریں کہ اس سال ایک لجنہ بھی نادہندہ نہ رہے۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نائیجیریا اور آزادئ رائے

عبدالمغنی زاہد

کہتے ہیں کہ یہ آزادئ اظہار کا زمانہ ہے لیکن آج بھی دنیا میں ایسے لوگ کم ہیں جو اپنی رائے اور نظریہ کے خلاف کسی دوسرے کے خیالات کو صبر و تحمل کے ساتھ سن سکیں۔ براعظم افریقہ میں بسنے والے لوگ عام طور پر کم ترقی یافتہ سمجھے جاتے ہیں۔ لیکن اپنی رواداری اور بے مثال ضبط و تحمل کے اعتبار سے وہ دنیا کی بیشتر قوموں سے بہت آگے ہیں آپ اُن کے سامنے کھڑے ہو کر ان کے مسلمہ نظریات (خواہ مذہبی ہوں یا سیاسی یا کوئی اور) کے خلاف خوب کھل کر اپنے خیالات پیش کرتے چلے جائیں۔ کوئی آپ کو ٹوکے گا نہیں پوری توجہ سے آپ کے پیش کردہ دلائل پر غور کریں گے۔ جب آپ خاموش ہوں گے تو پھر نہایت سلجھے ہوئے انداز میں وہ بھی اپنی رائے پیش کریں گے جس میں آپ کی حمایت بھی ہو سکتی ہے اور پرزور مخالفت بھی۔

یہ عجیب و غریب تجربہ مجھے سب سے پہلے مئی ۱۹۷۸ء میں ہوا جب نائیجیریا پہنچے ابھی مجھے صرف ایک ہفتہ ہوا تھا۔ اجیبوڈے شہر کے قریب ایک گاؤں میں ہمارے مخلص داعیان الی اللہ نے ایک پبلک جلسہ کا انتظام کیا زندگی میں پہلی بار میں ایک مجمع کے سامنے انگریزی زبان میں تقریر کرنے جا رہا تھا۔ وہاں پہنچا تو کافی لوگ جمع ہو چکے تھے۔ لاؤڈ سپیکر کا بھی انتظام تھا۔ لیکن ایک چیز جس سے مجھے بہت پریشانی ہوئی یہ تھی کہ ہماری جلسہ گاہ اس گاؤں کے گرجا گھر کے بالکل سامنے بنائی گئی تھی (اس دن اتوار تھا اور عیسائی حضرات کثیر تعداد میں گرجا میں جمع تھے) جلسہ شروع ہو گیا اُن دنوں لندن میں ہماری جماعت کی طرف سے "صلیبی کانفرنس" ہو رہی تھی۔ اس لئے ہمارے ہاں بھی عیسائیت سے متعلق موضوعات پر بہت جوش و خروش پایا جاتا تھا۔ میری تقریر ابھی شروع ہی ہوئی تھی کہ ادھر عیسائیوں کی عبادت ختم ہو گئی اور وہ جوق در جوق ہمارے جلسہ میں آکر شامل ہونے لگے۔ آخر میں اُن کے پادری صاحب بھی آکر بیٹھ گئے اور توجہ سے تقریر سننے لگے بلکہ انہوں نے کسی کو بھجوا کر ٹیپ ریکارڈر بھی منگوا لیا اور ریکارڈنگ شروع کر دی۔ مجھے بہت فکر ہونے لگا کہ میں ان کے مذہب کے خلاف باتیں کر رہا ہوں کہیں یہ فساد پر برانگیختہ نہ ہو جائیں ادھر میں تقریر ختم کر کے بیٹھا اُدھر جلدی سے پادری صاحب کھڑے ہو گئے اور اپنی مادری زبان (یوروبا) میں فصاحت و بلاغت کے دریا بہانے شروع کر دیئے۔ مجھے ان کی باتیں سمجھ تو نہیں آرہی تھیں لیکن یہ یقین تھا کہ ضرور ہمیں گالیاں اور دھمکیاں دے رہے ہوں گے اور شائد اپنے حامیوں کو (جو بڑی تعداد میں وہاں جمع ہو چکے تھے) ہم پر حملہ کرنے کے لئے بھی اکسائیں۔ لیکن جب مجھے ان کی تقریر کا ترجمہ بتایا گیا تو میں حیران رہ گیا۔ پادری صاحب کہہ رہے تھے کہ ہم آپ کے دلی شکر گزار ہیں کہ آپ لوگوں نے اتنی دور سے آکر اپنے نظریات سے ہمیں آگاہ کیا۔ عیسائی مذہب کے متعلق آپ کے خیالات پر ہم غور کریں گے۔ انہوں نے درخواست کی کہ ہم آئندہ بھی وہاں آتے رہیں۔ سب لوگوں نے خود مانگ کر ہمارا لٹریچر حاصل کیا اور مسکراتے ہوئے چہروں کے ساتھ ہمیں رخصت کیا۔

میں جس ماحول سے گیا تھا وہاں تو کبھی اس قسم کے وسیع النظرفی والے خوشگوار رد عمل کے متعلق خواب میں بھی نہیں دیکھا جا سکتا تھا مگر بعد میں معلوم ہوا کہ وہاں یہ کوئی عجوبہ نہیں تھا۔ ان لوگوں کی فطرت میں ہی یہ بات داخل ہے کہ ہر کسی کی بات کو صبر و تحمل سے سنتے ہیں۔ عیسائی، مسلمان، دوسرے مذاہب والے جہاں چاہیں اپنے اپنے مذہب کا پرچار کر سکتے ہیں۔ ہر کوئی تہذیب کے دائرہ کے اندر رہ کر اپنے خیالات پیش کرتا ہے۔ جس سے نہ کسی کی دلآزاری ہوتی ہے اور نہ کوئی جھگڑا فساد پیدا ہوتا ہے۔ مذہبی رواداری کا یہ عالم ہے کہ اگر مسلمان برادری کے افراد کسی نئی مسجد کا سنگ بنیاد رکھنے لگیں تو عیسائی بھی ضرور آئیں گے اور اس کے لئے باقاعدہ چندہ بھی پیش کریں گے۔ اسی طرح عیسائیوں کا چرچ بننے لگے تو مسلمان بھی باقاعدہ شامل ہوتے ہیں۔

یہ تو پہلا موقعہ تھا۔ اس کے بعد مجھے وہاں لمبا عرصہ رہنے کا موقعہ ملا۔ ان لوگوں کے اعلیٰ اخلاق اور صبر و تحمل کے سینکڑوں واقعات سامنے آئے۔ سالہا سال تک بہت کھل کر آزادی کے ساتھ احمدیت کا پیغام پہنچایا۔ ان کے بڑے بڑے لوگوں اور شرفاء کی مجالس میں بھی دعوت حق دی گئی۔ گلیوں، سڑکوں اور بازاروں میں کھڑے ہو کر بھی ہم اپنے افریقن بھائیوں کے ساتھ مل کر دعوت الی اللہ کا فریضہ سرانجام دیتے رہے۔ ہمیشہ یہی دیکھا کہ مخالف نظریات کے باوجود اس عظیم قوم کے سپوتوں کے چہروں سے مسکراہٹ غائب نہیں ہوتی تھی۔ پوری توجہ سے ہر کسی کی بات کو سنتے ہیں۔ جب تک سمجھ نہ آجائے کبھی نہیں مانیں گے لیکن جھگڑا کبھی نہیں کریں گے۔

نائیجیریا میں سرکاری طور پر اظہار رائے کی عام آزادی ہے مگر اب ملک کے بعض حصوں میں فسادات کے بعد حکومت کو کچھ احتیاطی پابندیاں لگانی پڑی ہیں۔ کچھ عرصہ پہلے کی بات ہے جب میں ایکارے شہر میں متعین تھا۔ ایک روز شہر میں ایک ایسی موٹر میں کہیں جا رہا تھا جس کی چھت پر سپیکر لگے ہوئے تھے (وہاں اکثر ہماری گاڑیوں پر دعوت حق کے لئے سپیکر لگے ہوتے ہیں) اتفاق سے وہاں ملک کی خفیہ سیکیورٹی تنظیم (N.S.O) کا ایک افسر گزر رہا تھا اس نے مجھے دیکھا اور روک لیا پھر اپنے دفتر بلا کر کہنے لگا کہ آج کل حالات ٹھیک نہیں ہیں آپ لوگوں کو یوں کھلے عام اپنے نظریات کا پرچار نہیں کرنا چاہیئے۔ اس افسر نے ایک خاص فرقہ کے لوگوں کا ذکر کیا کہ ادھر تو بالکل نہیں جانا چاہیئے وہ آپ کے مخالف ہیں۔ میں نے افسر کو بتایا کہ اگر یہ آپ کا حکم ہے تو ہم پوری تعمیل کریں گے لیکن ہمیں یہاں کسی سے خطرہ نہیں۔ ہم ہر کسی کا احترام کرتے ہیں۔ نرمی اور شائستگی کے ساتھ اپنا پیغام پہنچاتے ہیں۔ لہٰذا سب لوگ ہماری عزت کرتے ہیں۔ جن لوگوں کو تم ہمارا دشمن سمجھتے ہو ابھی کل ہی ان کے رہنما نے پبلک میں کھڑے ہو کر ہماری جماعت کی تعریف کی ہے۔ اور بار بار اصرار کے ساتھ بلا کر اپنے علاقہ میں ہمارے دعوت الی اللہ کے پروگرام کروائے ہیں۔ میں نے سیکورٹی چیف کو اور بھی کئی واقعے سنائے اور وہ پہلا واقعہ بھی سنایا کہ کس طرح اس ملک میں آتے ہی مجھے یہ خوشگوار تجربہ ہوا تھا۔ ایک غیر ملکی سے یہ تاثرات سن کر وہ بہت خوش ہوا اور فخر سے کہنے لگا کہ واقعی ہمارے لوگوں کا عام کردار ایسا ہی ہے۔ ویسے بھی جماعت احمدیہ کی وہاں ہر کوئی عزت کرتا ہے کہنے لگا کہ تم لوگوں کو یہاں کوئی خطرہ نہیں جہاں چاہو جا کر جلسہ کر سکتے ہو۔

نائیجیریا میں جب دعوت الی اللہ کے لئے کسی دوسرے شہر یا گاؤں میں جائیں تو عام طریق یہ ہے کہ سب سے پہلے وہاں کے بادشاہ (جسے "اوبا" کہتے ہیں) سے ملاقات کی جاتی ہے ہر شہر اور گاؤں کا علیحدہ علیحدہ بادشاہ ہوتا ہے جسے حکومت کی طرف سے محض رسمی اور روایتی اختیارات حاصل ہیں۔ مگر ان کا اپنے اپنے علاقہ میں بہت اکرام اور اثر و رسوخ ہوتا ہے۔ اس کے باوجود یہ حکمران بہت سادہ مزاج اور ملنسار ہوتے ہیں۔ ہر کسی کا خندہ پیشانی سے استقبال کرتے ہیں۔ بادشاہ سے ملنے کے بعد مسلمان آبادی کے سربراہ چیف امام اور اس کے نائبین سے ملاقات ہوتی ہے۔ یہاں بھی عموماً ہمارے وفود کی خوب پذیرائی ہوتی ہے ایک دوسرے کو تحائف پیش کئے جاتے ہیں اور امام صاحب کی رسمی اجازت سے پھر ہم شہر کے کسی چوک میں یا پھر ان کی جامع مسجد کے سامنے اپنا دعوت حق کا پروگرام شروع کر دیتے ہیں جو رات گئے تک جاری رہتا ہے۔ اکثر چیف امام صاحب بنفس نفیس شریک ہوتے ہیں اور علمی سوالات بھی پیش کرتے ہیں۔ غرض وہاں یہ سارے پروگرام انتہائی خوشگوار ماحول میں باہمی افہام و تفہیم اور بھائی چارے کی فضا میں ہوتے ہیں۔ امام جماعت احمدیہ سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب (ایدہ اللہ بنصرہ العزیز) نے بھی گذشتہ سال اپنے دورہ کے دوران اہل افریقہ کے صبر و تحمل اور رواداری کا مشاہدہ فرمایا اور انہیں شاندار الفاظ میں خراج تحسین پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ

"اللہ تعالیٰ ان کو کبھی ضائع نہیں ہونے دے گا۔ انکے اندر وہ تمام بنیادی محرکات اور

بقیہ صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یوم پیشگوئی حضرت فضلِ عمر کے سلسلہ میں جلسے

سیدنا حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مشہور پیشگوئی بابت پیدائش حضرت فضل عمر کی یاد میں ۲۰ فروری کو (یا اس سے ملحقہ تاریخوں میں) مختلف مقامات پر جلسے منعقد ہوئے۔ چند ایک جماعتوں کی رپورٹ کا ذکر ملاحظہ فرمائیے۔

شادیوال

۲۰ فروری کو نماز عشاء کے بعد جماعت احمدیہ شادیوال کے بیت الذکر میں جلسہ ہوا جسمیں وقف جدید کے دو معلمین کرام مکرم مولوی محمد اسلم صاحب اور مکرم کرامت اللہ صاحب فضل اور چند دوسرے احباب نے سیدنا حضرت فضل عمر کی سیرت اور کارناموں سے حاضرین کو آگاہ کیا۔ احباب خواتین اور بچے کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔

جماعتہائے حلقہ جڑانوالہ

مکرم ناصر احمد صاحب ملہی مربی سلسلہ جڑانوالہ نے اطلاع دی ہے کہ ان کے حلقہ کی حسب ذیل جماعتوں میں "یوم فضل عمر" کے سلسلہ میں شاندار جلسے ہوئے۔

۱۔ جڑانوالہ ۔ ۲۔ چک ۶۹/گ ب ٹھٹھہ کاہلوں
۳۔ چک ۶۷۷/گ ب ۔ ۴، چک ۲۴۲ گ۔ب
۵۔ چک ۴۸ گ ب ۶۔ چک ۳۲ گ ب
۷۔ چک ۱۰۴ گ ب ۔ ۸۔ چک ۳۶/گ ب
۹۔ چک ۲۷۸/گ ب

ان تمام جلسوں میں مکرم مربی صاحب اور دوسرے اہل علم حضرات نے پیشگوئی فضلِ عمر کی اہمیت اور حضرت فضلِ عمر کے علمی اور عملی کارہائے نمایاں پر تفصیل سے روشنی ڈالی جس سے ہر جگہ کثیر تعداد میں احباب و خواتین نے استفادہ کیا۔ کئی مقامات پر مٹھائی بھی تقسیم کی گئی۔

ڈیرہ غازیخاں

۲۰ فروری کو ڈیرہ غازیخاں میں یہ تاریخی دن پورے اہتمام کے ساتھ منایا گیا۔ صبح کے وقت احباب نے ایک بکرا بطور صدقہ ذبح کیا۔ تیسرے پہر فرید آباد کالونی میں لجنات کا جلسہ ہوا۔ جسمیں احمدی خواتین اور بچیوں نے پورے جوش و خروش سے شرکت کی۔ جلسہ کے بعد مٹھائی تقسیم کی گئی۔ شام کو نماز مغرب کے بعد احمدیہ بیت الذکر میں امیر ضلع مکرم مولوی خان محمد صاحب کی زیر صدارت جلسہ ہوا جسمیں مربی سلسلہ مکرم مولوی احسان اللہ صاحب چیمہ، مکرم رفیق احمد صاحب نعیم مکرم ظہور احمد صاحب طاہر۔ مکرم سلطان محمد صاحب اور ننھے مقرر فرخ لقمان طاہر صاحب نے پیشگوئی کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر کیں۔ اس جلسہ کے آخر میں بھی مٹھائی تقسیم کی گئی۔

مکرم مربی صاحب نے اطلاع دی ہے کہ ڈیرہ غازیخان شہر کے علاوہ شادی لنڈ، تونسہ شریف اور کوٹ قیصرانی میں بھی اس روز جلسے ہوئے جن میں احباب و خواتین نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔

مالو کے بھلی ضلع سیالکوٹ

۲۰ فروری کے جلسہ میں مکرم غلام سرور صاحب نے پیشگوئی کے الفاظ پڑھ کر سنائے اور مربی سلسلہ مکرم ظفر احمد صاحب ناصر نے اپنی تقریر میں سیدنا حضرت فضل عمر کی سیرت اور کارناموں پر بڑی تفصیل سے روشنی ڈالی۔ دوران جلسہ حضرت بانی سلسلہ اور حضرت فضلِ عمر کی نظمیں بھی خوش الحانی کے ساتھ پڑھی گئیں۔

جہلم شہر

۲۴ فروری کو بیت الحمد میں جلسہ یوم فضل عمر ہوا جس میں مکرم نصیر احمد صاحب بٹ۔ مکرم شاہد الرحمن صاحب۔ مکرم طارق احمد صاحب لون اور مکرم مولوی منیر الدین احمد صاحب مربی سلسلہ نے تقاریر کیں۔ احباب کی ایک بڑی تعداد کے علاوہ خواتین بھی کثرت سے اس جلسہ میں شریک ہوئیں۔ لجنہ کا علیحدہ جلسہ بھی ایک دن قبل منعقد ہوا تھا

ڈاہر کی ضلع سکھر

میں ۲۰ فروری کو نماز مغرب کے بعد جلسہ ہوا جس میں کثرت سے احمدی احباب خواتین اور بچے شریک ہوئے۔ مقررین میں مکرم فیروز احمد صاحب طارق مکرم محمد احمد صاحب اور مکرم داؤد احمد صاحب شامل ہیں مسعود احمد صاحب نعیم نے نظم پڑھی۔

اختتامی دعا کے بعد سب شرکا کی خدمت میں ریفریشمنٹ پیش کی گئی۔

افکارِ معاصرین

نوٹ

ذیل میں ہفت روزہ اخبار جہاں کے ایک کالم کا ایک حصہ قارئین کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے اس بارے میں صرف اتنی عرض کرنی ضروری ہے کہ احمدی مارشل لاء نہیں چاہتے ہیں، ہم جمہوریت کے حامی ہیں۔ اور دوسری بات یہ ہے کہ بعض احمدیوں کے متعلق یہ کہنا کہ انہوں نے خود کو چھپایا ہوا ہے درست نہیں ہے۔ یہ محض خیالی قیاس آرائی بلکہ ناواجب بدظنی ہے۔ (ادارہ)

چنانچہ پچھلے چند ہفتوں سے پمفلٹوں، مذہبی اجتماعات میں تقریروں، جلوسوں اور مظاہروں کے ذریعے اس مطالبے پر زور دیا جا رہا ہے کہ سول اور فوجی ملازمتوں سے تمام قادیانیوں کو نکال باہر کر دیا جائے۔ جناب ذوالفقار علی بھٹو مرحوم کے دور اقتدار میں قومی اسمبلی نے قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کا جو فیصلہ کیا تھا اسے بدستور آئینی تحفظ حاصل ہے پاکستان پیپلز پارٹی کی موجودہ حکومت واضح کر چکی ہے کہ وہ اس آئینی پوزیشن کو آئندہ بھی برقرار رکھنا چاہتی ہے۔ پاکستان میں بسنے والی اور پاکستانی شہریت کی حامل تمام اقلیتوں کا یہ آئینی حق ہے کہ وہ عزت و آبرو کے ساتھ گزربسر کریں اور اپنے وطن عزیز کی خدمت گزاری میں برابر کا حصہ لیں۔ اگر ان کے اس حق کو تسلیم نہیں کیا گیا تو اس کا عملاً نتیجہ یہ نکلے گا کہ بے اعتمادی اور حق تلفی کے نفسیاتی اثرات کے تحت، تمام اقلیتیں پاکستان کے بارے میں اپنی ذمہ داریوں سے بے اعتنائی برتنے پر مجبور ہو جائیں گی۔ ان کے غیر ہمدردانہ رجحانات جو ایک فطری رد عمل کے طور پر پرورش پائیں گے، پاکستان کے لئے یقیناً نقصان دہ ہوں گے۔ پاکستانی شہریت کے حامل قادیانیوں کی تعداد نامعلوم ہے۔ اس لئے کہ انہیں جب اقلیت قرار دے دیا گیا تو ان کی قیادت نے اس کی اجازت دیدی کہ جو لوگ قادیانی ہونے کے اعلان کے متحمل نہیں ہو سکتے وہ اپنے عقیدے کو مخفی رکھ سکتے ہیں۔

ایسی مصلحت آمیز اجازت کی وجہ سے پاکستانی قادیانیوں کی صحیح تعداد معلوم کرنا حکومت کیلئے بھی آسان نہیں رہا۔ مگر یہ طے ہے کہ ان کی تعداد اچھی خاصی ہے سرکاری ملازمتوں میں ان کی نمائندگی قابل لحاظ ہے۔ پھر ان کا دائرہ اثر دنیا بھر میں پھیلا ہوا ہے اور کئی بین الاقوامی تنظیموں میں ان کا عمل دخل بھی ہے ایسے میں ان کے خلاف محاذ آرائی انہیں پاکستان کے بدخواہوں کی صفوں میں دھکیلنے کے مترادف ہو گی۔ پاکستانی شہریت رکھنے والے ہندوؤں، عیسائیوں، پارسیوں، قادیانیوں اور دیگر تمام اقلیتوں کو خلوص نیت سے پاکستان کے مقدر میں برابر کا شریک تسلیم کر کے ہی ان کی پاکستان کے ساتھ وفاداری اور خیر خواہی کی توقع رکھی جا سکتی ہے۔ کسی سیاسی جماعت کے عارضی مفادات کی خاطر اگر کسی ایک اقلیت کے خلاف بھی مذہبی جذبات بھڑکا کر خون خرابے کی مزید کوششیں ہوئیں تو ہمارے بیرونی دشمنوں کے مقاصد کو یقیناً تقویت مہیا ہو گی جس کے ذمہ دار وہ عناصر ہوں گے جو عارضی سیاسی فائدوں کی خاطر مذہبی جذبات سے کھیلنے کا تجربہ دہرانا چاہتے ہیں۔

ہفت روزہ اخبار جہاں
۲۰ تا ۲۶ فروری ۱۹۸۹ء

اسیرانِ راہ مولیٰ کے بارے میں حضور کا اہم ارشاد

اسیرانِ راہ مولیٰ کے بارے میں فرمایا:

"آپ اپنے کام کو منظم کریں اور ساری دنیا میں انکی مظلومیت کا احساس بیدار کرنے کیلئے مستعد ہو جائیں۔"

پھر فرمایا:

"خاص طور پر ان دعاؤں پر زور دیں کہ اگلی صدی کا دن نہ چڑھے کہ یہ لوگ ابھی قید کی حالت میں ہوں اور اس سے پہلے یہ لوگ آزاد ہوں اور ہمارے ساتھ نئی صدی کے جشن میں ہر طرح سے شامل ہوں۔" (الفضل ۲۴ جنوری ۱۹۸۹ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ کا خط ملا

محترم قیس مینائی صاحب

کراچی

موجودہ حالات میں جس قسم کے ایڈیٹر کی ضرورت تھی اللہ تعالیٰ نے ویسا ہی ایڈیٹر عطا فرما دیا۔ آپ کی اپنی بلند پایہ نظمیں جریدہ کے حسن کو دوبالا کر رہی ہیں۔

محترم دلدار احمد صاحب

لاہور

مجھے پیارے آقا ایدہ اللہ کا ایک خط موصول ہوا ہے۔ جس میں حضور نے اس عاجز کی ایک کارکردگی پر اظہار ستائش فرمایا ہے۔ حضور ایدہ اللہ کا خط تحدیث نعمت کے طور پر پیش ہے۔ حضور رقم فرماتے ہیں "محترم حمید اللہ صاحب کے خط سے معلوم ہوا ہے کہ خدا کے فضل سے آپ کی نظامت اپنی حسن کارکردگی کے لحاظ سے دوم قرار پائی ہے۔ بہت خوشی ہوئی ہے۔ مبارک ہو۔ اللہ تعالیٰ بیش از پیش خدمات کی توفیق دے اور آپ کے معاونین کو بہترین جزاء دے۔ سب کو میرا محبت بھرا سلام دیں۔

مکرم رانا مبارک احمد صاحب

صدر حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ الفضل ہم تک پہنچ رہا ہے۔ الفضل ہر احمدی کی صحیح تربیت کے لئے ایک مربی سلسلہ کا کام دیتا ہے اور نیکی کی طرف رجوع کرنے میں مدد دیتا ہے۔ تربیتی لحاظ سے یہ ایک مکمل اخبار ہے۔ دکھ سکھ کا ساتھی ہے جب تک اخبار پڑھ نہ لیا جائے طبیعت کو سکون نہیں ملتا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ خداوند کریم آپ کی قیادت میں الفضل کو دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی عطا کرے۔ اور اپنی حفاظت میں رکھے۔

مکرم مظفر احمد صاحب درانی

مربی سلسلہ علی پور چٹھہ

الفضل میں خاکسار نے ایک دوست کی گھریلو مشکلات دور ہونے کے لئے دعا کی درخواست کی تھی اچانک ایک دن ان کے گھر ایک صاحب نے منی آرڈر کے ذریعے ایک رقم بھیج دی۔ ان کو اللہ جزا دے۔ یہ الفضل کی ایک خدمت ہے۔ اللہ تعالیٰ الفضل کو ترقیات عطا کرے۔

مکرم ملک لطیف احمد سرور شیخوپورہ

دعا ہے کہ آپ کی جودت طبع کے نتیجہ میں الفضل کی اشاعت لاکھوں تک پہنچ جاوے کیونکہ آپ نے روزنامہ الفضل میں ایک جدت اور دلکشی پیدا کی ہے۔ انسان کی ذہنی، جسمانی اخلاقی اور روحانی استعدادیں بڑھانے کے لئے نہایت مناسب مضامین نہایت ہی سادہ اور سلیس زبان میں پیش کئے گئے جس کی وجہ سے احباب میں مطالعہ کی طرف رغبت بڑھی ہے۔

اصلاحی اور تربیتی مضامین کے انتخاب میں آپ لوگوں کے ذوق کو بھی مدنظر رکھتے ہیں اور مقصدیت بھی۔ آپ کا ایڈیٹوریل خصوصی طور پر اس انداز اور تجسس سے شروع ہوتا ہے کہ جب تک مضمون ختم نہ ہو چھوڑنے کو جی نہیں چاہتا۔ اور عملی قوت ابھارنے میں ممد و معاون ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے زور قلم میں اور زیادہ طاقت پیدا فرمائے تاکہ عام فہم زبان میں الفضل کے اجراء کا حقیقی مقصود حاصل ہو سکے۔

محترمہ ممتاز بیگم صاحبہ زوجہ کرنل محمد رمضان صاحب اسلام آباد

الفضل اخبار کا دوبارہ طلوع ہونا اور ساتھ ہی آپ کا نام بطور ایڈیٹر دیکھا۔ پڑھا اور اللہ تعالیٰ کی حمد کی ہے

آپ نے جو شان اخبار کی دوبالا کی ہے۔ آپ کے اشعار اور مضامین نے اخبار کو مزین کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ ہماری جماعت میں آپ جیسے قابل اشخاص موجود ہیں جو قابل فخر ہیں۔ میری دلی دعائیں آپ کے ساتھ ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو تادیر سلامت رکھے۔ صحت و کام کرنے والی زندگی عطا کئے رکھے اور آپ اسی طرح اپنے زور قلم سے سلسلۂ عالیہ کی خدمت کرتے رہیں۔

یاد رفتگان

محترم چوہدری احمد جان صاحب کا ذکر خیر

مکرم شیخ محمد یونس شاہد مربی ضلع راولپنڈی

یہ خبر انتہائی افسوس سے سنی گئی کہ محترم چوہدری احمد جان صاحب مورخہ ۲۸/۱/۸۹ بوقت ۲، بجے دوپہر اپنے پیارے رب کے حضور حاضر ہو گئے۔ محترم چوہدری صاحب جن گوناں گوں صفات حسنہ اور اخلاق حمیدہ سے متصف تھے۔ ان میں ملنساری مہمان نوازی۔ اکرام ضیف۔ اور ہر چھوٹے بڑے کو اپنے سے بڑا مقام عطا کرنا تھا۔

محترم چوہدری احمد جان صاحب کی زندگی خادم سلسلہ کے طور پر وسیع عرصہ پر پھیلی ہوئی ہے۔ جوان کے رفقائے کار اپنے اپنے طرز پر قلمبند کریں گے۔ مجھے محترم چوہدری صاحب موصوف کے زیر انتظام تین سال بحیثیت مربی ضلع راولپنڈی کام کرنے کا موقعہ ملا۔ میں نے محترم چوہدری صاحب سے زیادہ مشفق اور باہمت اور حوصلہ بڑھانے والا امیر نہیں دیکھا۔ سلسلہ کے کاموں کو اولین ترجیحات میں کرنے کی عادت تھی۔ امام جماعت کی ہر تحریک کو موثر انداز میں جماعت کو عمل پیرا کرانے کے لئے فوری بندوبست کرانا آپکی عادت تھی۔ خدا تعالیٰ نے آپکو نصف صدی سے زائد عرصہ خدمات سلسلہ کے لئے نوازا۔ آپ جہاں جہاں بھی ملازمت کے سلسلہ میں گئے آپ نے ان جماعتوں میں فعال رکن کی حیثیت سے کام کیا۔ ملازمت کے سلسلہ میں آپکو فیروزپور کلکتہ۔ کراچی۔ نوشہرہ۔ راولپنڈی۔ لاہور وغیرہ جماعتوں میں کام کرنیکی توفیق ملی۔

۱۹۵۶ء میں ملازمت سے ریٹائر ہونے کے بعد مرکز سلسلہ میں بطور وکیل المال تحریک جدید متعین ہوئے۔ اور تقریباً ۶، سال تک وکیل المال کے عہدہ پر رہ کر خدمت بجالاتے رہے۔ ۱۹۶۲ء میں راولپنڈی کے امیر مقرر ہوئے۔ اور ۱۹۷۵ء تک امیر راولپنڈی شہر اور پھر ۱۹۷۵ سے ۱۹۸۶ء تک امیر ضلع راولپنڈی کے طور پر کام کرتے رہے۔ اس سارے عرصہ میں جماعت کے ہر کارکن سے کام لیا۔ اور ہر مرد و زن نے آپکے تقویٰ و طہارت انابت الی اللہ سے نمونہ پکڑا۔ میرے تجربہ کے مطابق وہ مستجاب الدعوات بھی تھے۔ ۱۹۸۵-۸۶ء میں صحت کی کمزوری کے باعث حضور کے ارشاد پر راولپنڈی ضلع کی امارت کا کام مکرم مجیب الرحمان صاحب ایڈووکیٹ کے سپرد کر دیا گیا۔ لیکن اس کے باوجود وہ سلسلہ کے کاموں کی رفتار کی رپورٹ سننے اور سنانے میں بہت شوق رکھتے تھے۔

آپ اپنی صحت کے سلسلہ میں زیادہ احتیاط کرنے والے نہیں تھے۔ سلسلہ کے کاموں کو ہمیشہ ترجیح دیتے تھے۔ اس لئے آپکی صحت کمزور ہوتی چلی گئی۔ ۱۹، دسمبر ۱۹۸۸ء کو طبیعت زیادہ خراب ہوئی۔ پولی کلینک ایمرجنسی وارڈ میں داخل ہوئے ۷، جنوری ۱۹۸۹ء کو طبیعت کچھ سنبھلنے پر واپس گھر تشریف لے آئے ۲۷، جنوری ۱۹۸۹ء بروز جمعہ طبیعت میں زیادہ کمزوری ہوئی۔ ۲۸، جنوری کو اور خراب ہوئی۔ نقاہت اور بے چینی بڑھ گئی۔ انکے سپیشل معالج کو ہولی فیملی ہسپتال سے بلایا گیا۔ اتنے عرصہ میں ان کے بیٹے ڈاکٹر محمد شریف صاحب اور ڈاکٹر سعید صاحب بھی تشریف لے آئے سپیشل معالج نے دو ٹیکے لگائے ڈاکٹر محمد شریف صاحب مالش کرتے رہے۔ پندرہ منٹ تک مالش کرنے کے نتیجہ میں آپ کی سانس چلنی شروع ہو گئی۔ لیکن پانچ منٹ سانس چلنے کے بعد اچانک بند ہو گئی اور ڈاکٹر سعید صاحب نے رپورٹ دی کہ محترم چوہدری احمد جان صاحب اپنے مولیٰ حقیقی کو پیارے ہو گئے ہیں۔

آپ کی وفات کی خبر جلد ہی راولپنڈی شہر اور ضلع میں پہنچ گئی۔ اور آپ کے گھر راولپنڈی میں سوگواران کا تانتا بندھ گیا۔ راولپنڈی میں آپکی نماز جنازہ مکرم عبدالسلام صاحب طاہر مربی سلسلہ نے پڑھائی۔ جس میں کثیر تعداد میں احباب جماعت نے شرکت کی اور آپ کا جنازہ ربوہ لایا گیا۔ ربوہ میں بیت المبارک میں نماز ظہر کے بعد آپکی نماز جنازہ محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب نے پڑھائی۔ جس میں کثرت سے احباب شریک ہوئے۔ کشمیر سے ایک وفد نے بھی شرکت کی اور چوہدری صاحب کے لواحقین بھی اس جنازہ میں شامل ہوئے اور نماز جنازہ کے بعد آپکی آخری آرام گاہ بہشتی مقبرہ بنی۔

خدا تعالیٰ آپ پر اپنے فضلوں اور رحمتوں کا سایہ تادیر قائم رکھے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا!

مندرجہ ذیل احباب نے دعا کیلئے درخواست کی ہے۔

● مکرم محمد یوسف بٹ صاحب (جامعہ احمدیہ) کے والد محترم چوہدری فضل دین کشمیری صاحب کی آنکھوں کا اپریشن ۴، مارچ کو سول ہسپتال فیصل آباد میں ہو رہا ہے

● مکرم حمید اللہ پرکوٹی صاحب کا بیٹا عزیز عبد العلیم بعمر ۴، سال شدید بیمار ہے اور دو ہفتہ سے ملٹری ہسپتال سرگودہا میں زیر علاج ہے۔

● مکرم محمد خورشید قریشی صاحب آف بنڈی دھوتڑاں نے اپنے اکلوتے بیٹے سلطان احمد ناصر کو تحریکِ وقفِ نو کے تحت پیش کیا ہے۔نیز ان کی اہلیہ محترمہ گلے کی تکلیف کے باعث بیمار ہیں۔

احباب ان سب کیلئے دعا کریں۔

اطفال الاحمدیہ کے اعلانات

● صد سالہ جشن تشکر کے موقع پر اطفال الاحمدیہ کے تحت ایک نمائش کا اہتمام کیا جا رہا ہے۔ ناظمین سے التماس ہے کہ زیادہ سے زیادہ اشیاء تیار کروا کر جلد از جلد مرکز میں بھجوا دیں۔

● یکم مارچ سے چندہ مجلس اطفال کا ۲/۳ حصہ مرکز میں بھجوائیں اور ۱/۳ حصہ مقامی اخراجات کے لیئے رکھیں۔

● ہر ماہ کی رپورٹ اگلے ماہ کی ۱۵ تاریخ تک مرکز میں پہنچنی ضروری ہے۔

● فہرست تجنید جلد بھجوائیں۔

(سیکرٹری عمومی)

سیرت مولانا عبد المالک خان صاحب

خاکسار کے مقالہ برائے شاہد کا عنوان "سیرت و سوانح مولانا عبد المالک خان صاحب" تجویز ہوا ہے۔ جن احباب کو محترم مولانا صاحب کے ساتھ کام کرنے کا موقعہ ملا ہے انکی خدمت میں درخواست ہے کہ اپنے تاثرات اور تجربات پر مشتمل نوٹ خاکسار کو بھجوا کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(محمد ارشاد انور۔ جامعہ احمدیہ ربوہ)

گمشدہ سائیکل

کوئی بچہ غلطی سے ایک چھوٹی سائیکل میرے ہاں چھوڑ گیا ہے۔ جن کی ہو وہ درج ذیل پتہ پر رابطہ قائم کریں۔

محمد سعید جاوید
(بر مکان میاں عبد الرحیم احمد صاحب)
A - ۱۰/۱ النور - دار الصدر ربوہ

پتہ درکار ہے

۱۔ مکرم شیخ سعید احمد ابن شیخ غلام محمد صاحب سکنہ محمود آباد فارم ضلع تھرپارکر ۲۲۰۳۴ کے موجودہ ایڈریس کے بارہ میں اگر کوئی صاحب جانتے ہوں تو مطلع کریں۔

۲۔ محترمہ امتہ الرشید رضا صاحبہ عرف راشدہ بیگم صاحبہ بنت سید موسیٰ رضا صاحب محمد آباد تھرپارکر ۲۲۰۴۶ کے موجودہ ایڈریس کے بارہ میں اگر کوئی صاحب جانتے ہوں تو نظارت ہذا کو مطلع کریں۔

۳۔ مکرم نظام الدین احمد ناصر ابن مکرم محمد بخش سکنہ محمود آباد کراچی ۲۲۰۵۴ کے بارہ میں اگر کوئی احباب جانتے ہوں تو ان کے ایڈریس سے مطلع کریں۔

(نظارت بہشتی مقبرہ)

اعلیٰ پوزیشن حاصل کرنیوالے متوجہ ہوں

صد سالہ احمدیہ جوبلی کے موقعہ پر نمائش کے لیئے دنیا بھر سے ایسے احمدیوں کی تصاویر (تین عدد۔ کارڈ سائز) مختصر حالات زندگی اور پوزیشن حاصل کرنے کی تفصیل درکار ہیں جنھوں نے تعلیمی میدان میں کسی بھی وقت بورڈ یا یونیورسٹی سے اوّل دوئم یا سوئم پوزیشن حاصل کی ہو۔ مرد اپنے کوائف اور تصاویر نظارت تعلیم ربوہ (پوسٹ کوڈ ۳۵۴۶۰) میں اور مستورات محترمہ فوزیہ شمیم احمد صاحبہ C - ۱۵۲، ماڈل ٹاؤن لاہور (پوسٹ کوڈ ۵۴۷۰۰) کو رجسٹرڈ کر کے ارسال کر دیں۔ مستورات اپنے کوائف کی نقل نظارت تعلیم کو بھی بھجوائیں۔

نیلام سامان

صدر انجمن احمدیہ کا مندرجہ ذیل قسم کا استعمال شدہ اور ناکارہ سامان مورخہ ۱۵، مارچ کو سٹور دفتر تعمیرات نزد کوارٹرز صدر انجمن احمدیہ میں صبح نو بجے نیلام ہوگا۔ خواہشمند صاحبان وقت مقررہ تشریف لاکر استفادہ کریں۔

۱۔ کرسیاں ۲۔ سائیکل
۳۔ وال کلاک ۴۔ میز
۵۔ ناکارہ لوہا ۶۔ لکڑی کی پٹیاں

(ناظم جائیداد)

سپیشل کوچنگ کلاس کا کامیاب انعقاد

مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام امسال میٹرک کا امتحان دینے والے طلباء کے لیے جاری کردہ کلاس یکم فروری ۸۹ء سے شروع ہو کر یکم مارچ کو نہایت کامیابی کے ساتھ اپنے اختتام کو پہنچی۔ اس کلاس میں طلباء کو فزکس کیمسٹری ریاضی اور بیالوجی کا شارٹ کورس پڑھانے کے علاوہ پریکٹیکل بھی کروائے گئے۔

اساتذہ کرام میں مکرم داؤد احمد صاحب چٹھہ (ایم ایس سی فزکس) مکرم منصور احمد صاحب ملک (ایم۔ ایس سی بائیو کیمسٹری) مکرم منظفر احمد صاحب (بی۔ ایس سی فزکس) اور مکرم مبارک احمد صاحب بابر (متعلم ایم۔ ایس سی فزکس) نے بڑی محنت سے طلباء کو پڑھایا فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ کلاس سے ربوہ کے پچاس طلباء نے استفادہ کیا۔

اختتامی تقریب یکم مارچ کو سوا پانچ بجے شام نصرت اکیڈمی میں منعقد ہوئی جس میں مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب جمونی سابق ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کو بطور مہمان خصوصی مدعو کیا گیا۔ تقریب کا آغاز حافظ مبارک احمد صاحب نے تلاوت قرآن سے کیا اس کے بعد مکرم داؤد احمد چٹھہ صاحب (انچارج کلاس) نے رپورٹ پیش کی بعدہٗ مہمان خصوصی نے طلباء اور اساتذہ کو اپنے تجربات کی روشنی میں نہایت مؤثر رنگ میں قیمتی نصائح سے نوازا۔ آپ نے طلباء کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ احمدی طالب علم کو اچھا طالب علم بننا چاہیئے اس کے لیئے ضروری ہے کہ آپ اپنی پڑھائی میں پوری طرح دلچسپی لیں۔ قرآن کریم اور کتب حضرت بانی سلسلہ کا مطالعہ کریں۔ آخر پر مہمانِ خصوصی نے دُعا کرائی اور اس کے ساتھ اس پُروقار تقریب کا اختتام ہوا۔

(مہتمم امور طلباء مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ایک احمدی طالبعلم کی نمایاں کامیابی

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے عزیزم سعد احمد ابن مکرم رفیق احمد گوندل صاحب آف لاہور چھاؤنی نے انٹرمیڈیٹ کے امتحان منعقدہ ۱۹۸۸ء پری انجینئرنگ گروپ میں ۹۲۵/۱۱۰۰ حاصل کر کے لاہور بورڈ میں تیسری پوزیشن حاصل کی ہے

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے عزیزم کی اس کامیابی کو مزید اعلیٰ کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔

(ناظر تعلیم)

> انسان اگر خدا کی طرف قدم اٹھائے تو اللہ تعالیٰ کا فضل دوڑ کر اسکی دستگیری کرتا ہے
> (حضرت اقدس)

بقیہ نائیجیریا

طاقتیں موجود ہیں جو آئندہ ان کے عظیم مستقبل کی خبر دیتے ہیں۔"

(الفضل ۱۹ فروری ۱۹۸۹ء)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمارے ان بھائیوں کو دینی اور دنیاوی میدانوں میں شاندار ترقیات عطا فرمائے اور جو اعلیٰ اخلاقی اقدار ان کو عطا ہوئی ہیں دوسرے لوگوں کو بھی ان سے بہرہ ور ہونے کی توفیق دے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حالاتِ حاضرہ

آیئے دیکھیں کہ فروری کا مہینہ پاکستان کیلئے کیسا رہا۔ یہ تو آپ سب جانتے ہیں کہ وفاق اور صوبہ پنجاب کے آپس میں تعلقات بہت زیادہ اچھے نہیں ہیں۔ بیانات سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ اصلاح کی کوئی صورت پیدا نہیں ہو رہی۔ لیکن ایک آواز کبھی کبھی تسلی کا باعث بنتی ہے۔ اور وہ ہے صدرِ پاکستان کی۔ جو یا تو یہ کہتے ہیں کہ وفاق اور صوبہ پنجاب کا آپس میں کوئی جھگڑا نہیں ہے یا کبھی یہ بھی کہتے ہیں کہ دونوں صلح کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ یہ مہینہ شروع اس بیان سے ہوا کہ مرکز پنجاب کے لیئے مالی مشکلات پیدا کر رہا ہے۔ یہ بیان تھا پنجاب کے وزیرِ اعلیٰ کا۔ ایسے بیانات سے یہ نہ سمجھ لینا چاہیئے کہ ہر بات جو ان میں کہی جاتی ہے وہ حقیقت پر مبنی ہوتی ہے۔ اس لیئے کہ یہ بیانات بہت حد تک سیاسی ہوتے ہیں، اور سیاست کے متعلق ہم سب جانتے ہیں کہ اس قسم کے بیانات کیوں دیئے جاتے ہیں۔

اسی مہینہ کے آغاز میں سولارز کا یہ بیان بھی سامنے آیا کہ اگر پاکستان اپنی ایٹمی تنصیبات کا معائنہ کرائے تو اسے امداد دی جائے گی۔ ایٹمی تنصیبات کے متعلق آج کل اکثر بیانات دینے کی ضرورت پیش آتی ہے۔

آپ یہ تو جانتے ہی ہیں کہ آٹھویں ترمیم کے منسوخ کروانے کے لیئے محترمہ بے نظیر بھٹو بار بار بیان دے رہی ہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ ڈکٹیٹر کا آئین قبول نہیں اور اس لیئے وہ ہر قیمت پر آئین کے اندر رہتے ہوئے آٹھویں ترمیم ختم کرانے کی کوشش کریں گی۔

پچھلے دنوں کراچی میں فسادات ہونے کے بعد اعلان کیا گیا کہ ناظم آباد سمیت کراچی کے فساد زدہ علاقے فوج کے حوالے کر دیتے گئے ہیں۔

مفتی محمد حسین نعیمی نے بھٹو کو شہید کہنے کے سلسلے میں وزیر اعظم محترمہ بینظیر بھٹو کے خلاف عدالت میں درخواست دی۔ درخواست کے تمام نکات کا جائزہ لیتے ہوئے عدالت نے فیصلہ کیا کہ بھٹو کو شہید کہنا توہینِ عدالت نہیں۔ کسی کے شہید ہونے یا نہ ہونے کا فیصلہ اللہ تعالیٰ کرتا ہے۔ زمین کی عارضی عدالتیں یہ معاملات طے کرنے کا اختیار نہیں رکھتیں۔ عدالت کے اس فیصلے سے اس بات کا امکان پیدا ہو گیا ہے کہ کوئی عدالت یہ بھی فیصلہ کرے کہ کسی کے مسلمان ہونے یا نہ ہونے کا فیصلہ دنیا کی کوئی عدالت نہیں کر سکتی۔ یہ صرف اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ اگر کسی عدالت نے یہ فیصلہ کیا تو احمدیہ جماعت کے خلاف جو آرڈیننس جاری کیا گیا تھا اور جس پر سختی سے عمل درآمد ہو رہا ہے اسکی آئینی حیثیت ختم ہو جائے گی۔

ایک بہت ہی اہم بات جو اس مہینے میں سامنے آئی وہ یہ ہے کہ پاکستان نے ۳۰۰ کلومیٹر تک مار کرنے والے گائیڈڈ میزائل تیار کر لیئے ہیں۔ اور پھر حال ہی میں ۸۰ کلومیٹر اور ۳۰۰ کلومیٹر تک مار کرنے والے زمینی میزائلوں کا کامیاب تجربہ کیا گیا۔ یہ میزائل ۵۰۰ کلوگرام وزن اپنے ہدف پر پھینک سکتے ہیں یہ بھی کہا گیا ہے کہ آئیندہ دو سال تک پاکستان میں ٹینک بھی تیار ہونا شروع ہو جائیں گے۔ یہ انکشاف مسلح افواج کے سربراہ جنرل مرزا اسلم بیگ نے کیا۔

سی آئی اے نے اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ پاکستان فوری طور پر ایٹم بم بنا سکتا ہے۔ ایٹم بم کیلئے عمدہ یورینیم اور دیگر آلات تیار کرنے کی صلاحیت پاکستان نے حاصل کر لی ہے۔ اگر پاکستان نے ایٹمی پروگرام تبدیل نہ کیا تو امریکی امداد رک جائے گی۔ یہ سارا بیان سی آئی اے کا ہے۔ بھارت نے مطالبہ کیا کہ پاکستان کے اندر دہشت گردوں کے خلاف کارروائی کرنے دی جائے۔

مولانا کوثر نیازی نے کہا ہے کہ یہودیوں نے تحقیق کے نام پر مسلمانوں کے دلوں میں وسوسے ڈالنے کے لئے ادارے قائم کر رکھے ہیں۔

نوابزادہ نصر اللہ خان نے کہا ہے حیرت ہے حکومت نے آیاتِ شیطانی کے خلاف کوئی قدم نہیں اٹھایا۔

محترمہ بینظیر بھٹو نے کہا "کشمیر میں رائے شماری ہوگی۔ بھارت سیاچین سے فوجیں واپس بلائے"۔

مسئلہ کشمیر پر ہمارا موقف اقوامِ متحدہ کی قراردادوں پر مبنی ہے۔ جس کے مطابق جموں اور کشمیر کا الحاق رائے شماری سے ہوگا۔ شملہ سمجھوتے میں ایسی کوئی شق نہیں جس کے ذریعے ہم مسئلہ کشمیر کو اقوام متحدہ یا دیگر عالمی اداروں میں نہیں لے جا سکتے۔

قومی اسمبلی کا اجلاس ہو رہا تھا۔ وزیرِ اعظم موجود تھیں۔ چوہدری عبد الغفور تقریر کر رہے تھے۔ پارلیمنٹ ہاؤس کو ارکان اسمبلی سمیت اڑانے کی سازش کی گئی۔ تخریب کار دھماکہ خیز مادہ لے کر وزیٹرز گیلری تک پہنچ گیا۔ سیکیورٹی سٹاف نے ملزم کو چھڑی سمیت اندر جانے سے روکا۔ تو اس نے چھڑی سٹاف کے حوالے کرنے سے انکار کر دیا۔ سیکیورٹی والوں نے چھڑی زبردستی حاصل کی تو گن GUN نکلی۔

وزیر اعظم نے یقین دلایا کہ پاکستان اب منشیات فروشوں کی جنت نہیں رہے گا۔

قومی اسمبلی کو اڑانے کی کوشش کے واقعہ کے متعلق وزیر داخلہ نے ایک بیان دیا کہ پارلیمنٹ میں مسلح شخص کا داخل ہو جانا حساس معاملہ ہے۔ حکومت سنجیدگی سے تحقیقات کرائے گی۔ یہ کوئی معمولی بات نہیں۔ خفیہ ایجنسیوں کے ارکان پر مشتمل خصوصی ٹیمیں تشکیل دی گئیں۔ ٹیم ملزم سے پوچھ گچھ کر رہی ہے کہ مزید کتنے لوگ اسکے ساتھ ہیں۔ ارکانِ اسمبلی ایسے شخص کو پاس جاری نہ کریں جسے وہ ذاتی طور پر نہ جانتے ہوں۔

وزیر اعظم محترمہ بینظیر بھٹو نے سب سے پہلا غیر ملکی دورہ چین کا کیا۔

پنجاب کے وزیرِ اعلیٰ میاں نواز شریف کو اسلامی اتحاد کا صدر منتخب کر لیا گیا۔

فیصل آباد میں مشتعل ہجوم نے تھانہ جلا دیا۔ ۸ پولیس اہلکار زخمی ہو گئے۔ ایک مزدور کے قتل ہونے کے بعد مشتعل مظاہرین نے یہ کارروائی کی۔

چینی وزیرِ اعظم نے کہا ہے کہ پاک چین دوستی ہمالیہ سے بلند اور سمندر سے گہری ہے۔

راولپنڈی میں سلمان رشدی کی کتاب کے خلاف طلبہ نے زبردست مظاہرہ کیا۔

مولانا کوثر نیازی جو تحریک تحفظِ ناموسِ رسالت کے ترجمان ہیں نے کہا ہے شیطانی آیات کی اشاعت پر پاکستان میں محض پابندی عائد کرنا کافی نہیں ہے

اسلام آباد میں سلمان رشدی کے خلاف مظاہرہ۔ مشتعل افراد کا امریکی مرکز پر حملہ۔ پولیس نے فائرنگ کر دی۔ پانچ افراد ہلاک۔ نصر اللہ، فضل الرحمٰن اور کوثر نیازی زخمی۔

فیصل آباد میں جو مظاہرہ ہوا تھا اس میں درجنوں فیکٹریاں۔ بینک سینما اور پٹرول پمپ تباہ کر دیئے گئے۔ انیس افراد زخمی ہوئے۔

اسلام آباد میں پانچ افراد کی ہلاکت پر وزیر اعظم محترمہ بینظیر بھٹو نے شنگھائی سے افسوس کا اظہار کیا۔ اور وزیر داخلہ نے بیان دیا کہ پانچ افراد کی ہلاکت کے واقعہ کی تحقیقات ہائی کورٹ کے جج سے کرائی جائے گی۔

فیصل آباد میں جو مظاہرے ہوئے تھے۔ انکے نتیجہ میں کرفیو نافذ کر دیا گیا اور فوج طلب کر لی گئی۔

امریکی حکومت نے بیان دیا کہ وہ پاکستانی مسلمانوں کے مذہبی عقیدے کا بے حد احترام کرتے ہیں۔

سینیٹ میں مطالبہ کیا گیا کہ سلمان رشدی کو قتل کرانے کے لیئے کمانڈوز بھیجے جائیں۔

امام خمینی نے سلمان رشدی کے قتل کا فتویٰ جاری کر دیا۔

پاکستان کے مختلف شہروں میں رشدی کی ناپاک کتاب کے خلاف مکمل ہڑتال اور جلوس نکالے گئے۔

پاکستان نے سام میزائل بھی تیار کر لیا۔ میزائل ۵۰۰۰ میٹر تک مار کر سکتا ہے۔ میزائل کا نام حضرت زبیرؓ کے نیزے کے نام پر انزہ رکھا گیا ہے۔

محترمہ بینظیر بھٹو نے ایک بیان میں کہا کہ بنیاد پرست رشدی کا معاملہ حکومت کا تختہ الٹنے کے لیئے استعمال کر رہے ہیں۔

امریکہ نے سلمان رشدی کی کتاب پر پابندی لگانے سے انکار کر دیا اور کہا کہ ہمارے ملک میں آزادیٔ رائے کی مکمل آزادی ہے۔ کسی کتاب پر پابندی لگانے کی قطعاً کوئی گنجائش نہیں۔

شیطانی آیات کے پبلشر نے معافی مانگ لی۔ کتاب واپس لینے سے انکار کر دیا۔

امام خمینی کی طرف سے رشدی کے قتل کا فتویٰ دیئے جانے پر سکاٹ لینڈ یارڈ نے اسکی حفاظت کے لیئے پولیس متعین کر دی ہے۔

ایڈ ایشیا کی سولہویں کانگریس لاہور میں منعقد ہوئی۔

پاکستان نے خلائی سیارہ بھی بنا لیا۔

(باقی صفحہ ۸ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آل ربوہ باسکٹ بال چیمپئن شپ ڈان کلب ربوہ نے جیت لی

ربوہ۔ گذشتہ دنوں فضل عمر باسکٹ بال کے زیر اہتمام آل ربوہ باسکٹ بال ٹورنامنٹ میں ڈان کلب (دارالصدر) نے کلب (دارالعلوم و دارالبرکات) کے ساتھ فائنل میچ میں نہایت شاندار کھیل کا مظاہرہ کرتے ہوئے میچ جیت کر اپنی چیمپئن شپ کا اعزاز برقرار رکھا۔ یہ ٹورنامنٹ ۲۷ فروری سے ۲ مارچ تک کھیلا گیا۔ تمام میچز گورنمنٹ تعلیم الاسلام کالج کے بالمقابل دارالعلوم کی گراؤنڈ میں کھیلے گئے۔ فائنل مقابلہ کے بعد مہمان خصوصی مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب نے انعامات تقسیم کیے۔ اس ٹورنامنٹ میں آٹھ ٹیموں نے شرکت کی۔

صد سالہ جشن تشکر کے موقع پر

انعامی مقابلہ مضمون نویسی

صد سالہ جشن تشکر کی خوشی میں فضل عمر فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام ایک خصوصی انعامی تحریری مقابلہ منعقد کیا جا رہا ہے۔ مقالہ جات دفتر فضل عمر فاؤنڈیشن میں ۳۰ جون ۱۹۸۹ء تک پہنچ جانے چاہئیں۔ مقالہ افادیت میں تحقیقی ہو۔ اور پہلے سے شائع شدہ مواد سے حوالے تو لئے جا سکتے ہیں۔ مگر کسی کتاب سے نقل کیا ہوا مضمون مقابلہ میں شامل نہیں ہو سکے گا۔

عنوانات

۱۔ حضرت فضل عمر اور تحریک جدید
۲۔ حضرت فضل عمر اور قومی خدمات
۳۔ حضرت فضل عمر اور اخلاق فاضلہ

اوّل انعام
مبلغ پانچ ہزار (۵۰۰۰) روپیہ

خصوصی عنوانات برائے اطفال و ناصرات جس میں میٹرک تک کے طلباء و طالبات حصہ لے سکتے ہیں

۱۔ حضرت فضل عمر اور وقف جدید
۲۔ حضرت فضل عمر اور اخلاق فاضلہ۔

انعامی رقم
اوّل مبلغ -/۱۰۰۰ روپیہ۔ دوئم مبلغ -/۵۰۰ روپیہ

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

خبریں

• وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ میرے لئے دو ہی راستے ہیں یا تو طوفان بن کر ہر چیز کو بہا کر لے جاؤں یا پھر نرم ہوا بنکر معاملات کو حل کروں۔ میں دوسرا راستہ اپناؤں گی۔ کولمبیا براڈ کاسٹنگ سسٹم کو دیئے گئے ایک انٹرویو میں انہوں نے کہا کہ ہم نے آزادی دی ہے۔ میرے خلاف ٹی وی پر کچھ بھی کہا جا سکتا ہے ہم نہ کوڑے لگاتے ہیں اور نہ گرفتار کرتے ہیں ہم مخالفوں کی جاسوسی نہیں کرتے۔ انہوں نے کہا بھٹو کی پھانسی کے ذکر سے تکلیف ہوتی ہے۔ پھانسی پر میں نے دعا ضرور مانگی تھی کہ جس نے ہمارے ساتھ ایسا کیا ہے اس کے ساتھ بھی یہی کچھ ہو۔

• بڑودہ میں زہریلی شراب پی کر مرنے والوں کی تعداد ۱۲۶ ہو گئی ہے۔ ۴۵ کی حالت اب بھی نازک ہے۔ مرنے والوں میں بیشتر سبزی فروش مزدور اور پھیری والے تھے۔

• افغانستان کے وزیر خارجہ نے بے نظیر بھٹو کی حکومت کو سیاسی بات چیت کی پیشکش کی ہے۔

• وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے سابق صدر کی اہلیہ کا سفارتی پاسپورٹ منسوخ کرنے کی تجویز مسترد کر دی ہے۔ پتہ چلا ہے کہ متعلقہ حکام نے یہ پاسپورٹ منسوخ یا ضبط کرنے کی سفارش کی تھی۔

• ہزاروں شہری کابل سے دوسرے مقامات پر منتقل ہو رہے ہیں۔ اسکا سبب کابل پر مجاہدین کا متوقع بڑا حملہ ہے۔

• باخبر ذرائع نے بتایا ہے کہ وزیر اعظم سیکرٹریٹ میں ایک پلیس منٹ بیورو قائم کیا گیا ہے۔ یہ بیورو چپڑاسی سے لیکر وفاقی سیکرٹری کے عہدے تک تقرریاں کرے گا۔

• بھارت کی کرکٹ ٹیم کے کپتان دلیپ وینگسارکر نے اعتراف کیا ہے کہ ہم ویسٹ انڈیز کو نہیں ہرا سکتے۔

• بتایا گیا ہے کہ افغان مجاہدین نے جلال آباد پر حملے کی تیاریاں مکمل کر لی ہیں اور اب وہ محض اپنے کمانڈروں کے احکام کے منتظر ہیں۔

• پیپلز پارٹی کے پنجاب اسمبلی کے اراکین نے اسمبلی کا اجلاس بلانے اور وزیر اعلیٰ نواز شریف کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک پر دستخط کر دیئے ہیں۔

• لاہور کے تعلیمی اداروں میں دوسرے روز بھی ہنگامے جاری رہے۔

• پاراچنار میں بم کا دھماکہ ہونے سے ۵ بچے ہلاک ہو گئے۔

• پاکستان اور نیوزی لینڈ کے درمیان کرکٹ ٹیسٹ کے بعد پاکستانی کھلاڑیوں نے ایمپائرنگ پر جو تنقید کی تھی اس پر مقامی اخباروں نے پاکستانی کھلاڑیوں کے خلاف شدید ردّ عمل کا اظہار کیا ہے۔ چنانچہ پہلے ایک روزہ میچ کے دوران ہی پاکستانی کھلاڑیوں کی تماشائیوں اور دیگر افراد سے تلخی ہو گئی۔

ایک ادبی تقریب کا انعقاد

مجلس انصار اللہ کے زیر اہتمام ۹ تاریخ ساڑھے پانچ بجے شام انصار اللہ کے ہال میں ڈاکٹر وزیر آغا صاحب کی صدارت میں محترم شہزاد احمد صاحب "ارتقاء اور انقلاب" سائنس اور ادب کے حوالہ سے مقالہ پڑھیں گے۔

مجلس میں شمولیت کے خواہشمند احباب نظارت تعلیم کے دفتری اوقات میں خاکسار سے رابطہ کر کے پاس حاصل کر لیں۔ جن لوگوں کو مدعو کیا جا چکا ہے انہیں پاس حاصل کرنے کی ضرورت نہیں

مرزا انس احمد۔ ربوہ

بقیہ حالات حاضرہ

رشدی نے یہ کہا کہ اسلام کے پیروکاروں کو بہت تکلیف پہنچی ہے۔ میں اس پر دل سے معذرت خواہ ہوں۔ لیکن ایران کا سرکاری ردعمل یہ رہا کہ یہ معذرت ادھوری ہے۔

سلمان رشدی کے قتل کی ایرانی دھمکی پر کویت کی نکتہ چینی۔ کویتی وزارت خارجہ نے کہا اسلام کے خلاف لاتعداد کتابیں شائع ہونے کے باوجود مذہب تباہ نہیں ہوا۔

ایرانی ٹیلیویژن نے اعلان کیا کہ رشدی کے سر کی قیمت ۳۰ لاکھ ڈالر مقرر کر دی گئی ہے رشدی کو قتل کرنے والے ایرانی کو ۳۰ لاکھ ڈالر جبکہ غیر ملکی باشندے کو ۱۰ لاکھ ڈالر ملیں گے

اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل نے مطالبہ کیا کہ سلمان رشدی کے خلاف فتویٰ واپس لیا جائے۔

امریکہ کے صدر جارج بش نے کہا کہ ایران نے بین الاقوامی قوانین کی خلاف ورزی کی ہے

مارگریٹ تھیچر نے بیان دیا کہ آزادی تحریر کسی بھی آزاد معاشرے کا لازمی جزو ہے۔

اعلان وفات

مکرم چوہدری شفیق احمد صاحب کاہلوں آف کراچی کی والدہ صاحبہ محترمہ سیدہ بیگم اہلیہ چوہدری بشیر احمد صاحب کاہلوں سابق مینیجر زیل پاک سیمنٹ فیکٹری حیدرآباد بعمر ۸۰ سال مورخہ ۷؍مارچ ۱۹۸۹ء شام ۴۵ / ۶ بجے دارالصدر غربی ربوہ میں وفات پا گئی ہیں موصوفہ موصیہ تھیں جنازہ آج ۸؍مارچ ۱۹۸۹ء کو بعد نماز عصر بیت المبارک میں ہوگا۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے (اللہ بخش صادق ناظم مال وقف جدید۔ ربوہ)

ویٹرنری ڈاکٹرز اور امور حیوانات کے ماہرین کیلئے

SAMPLES سیمپلز

جدید ویٹرنری مٹیلسنز اکسیر سرکن۔ اکسیر منہ کھر۔ اکسیر دودھ۔ اکسیر اپھارہ۔ اکسیر واہ۔ تریاق زہر باد اور اکسیر گلٹی پستان پر مشتمل لٹریچر اور کوئی تین ادویات خط لکھ کر بطور نمونہ طلب فرمائیں معلومات کے لئے خود تشریف لانے والے ڈاکٹرز کو بھی ہم خوش آمدید کہتے ہیں

کیور ٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ربوہ فون: سیل ۶۶۱ کلینک ۶۰۶ رہائش ڈاکٹر صاحب ۶۰۷